Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ | ۱۹ صلح ۱۳۵۱ ہش | ۱۹ جنوری ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۸ صلح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل صبح نو بجے بذریعہ کار چند یوم کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لمحہ حضور کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

برادرم مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی انچارج شعبہ رشتہ ناطہ کئی دنوں سے تبخیر معدہ اور اعصابی بے چینی کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مکمل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

(عباد اللہ گیانی)

---

۳۱ دسمبر (۳۱ فتح ۱۳۵۰ ہش) بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم امام بشیر احمد خان صاحب رفیق نے میرے بیٹے عزیز مبشر احمد صاحب سونگی ابن مکرم حاجی نذیر احمد صاحب سولنگی (حال کویت) کا نکاح عزیزہ فوزیہ خانم صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد صاحب سولنگی (حال عراق) کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے اور ہر لحاظ سے یہ خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

(اہلیہ نذیر احمد صاحب سولنگی ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کے ساتھ کوشش اور جدّوجہد کرنا بھی انسان کیلئے ضروری ہے

جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وُہ دُعا نہیں کرتا بلکہ خُدا کی آزمائش کرتا ہے

"یہ سچّی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وُہ دُعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اسلئے دُعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی دُعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اور اعمال پر نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وُہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا مُوجب ہو جاتا ہے۔ وُہ لوگ اس مقام پر ذرا خاص غور کریں جو کہتے ہیں کہ جب دُعا ہُوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے۔ وُہ نادان سوچیں کہ دُعا بجائے خود ایک مخفی سبب ہے جو دُوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ کا تقدّم اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن پر جو کلمۂ دُعائیہ ہے اِس امر کی خاص تشریح کر رہا ہے۔ غرض عادۃ اللہ ہم یُونہی دیکھ رہے ہیں کہ وُہ خلقِ اسباب کر دیتا ہے۔ دیکھو پیاس کے بُجھانے کے لئے پانی اور بھُوک کے مٹانے کے لئے کھانا مہیّا کرتا ہے مگر اسباب کے ذریعے۔ پس یہ سلسلۂ اسباب یُونہی چلتا ہے اور خلقِ اسباب ضرور ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ کے یہ دو نام ہی ہیں کہ کَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا۔ عزیز تو یہ ہے کہ ہر ایک کام کر دینا اور حکیم یہ کہ ہر ایک کام کسی حکمت سے موقع اور محل کے مُناسب اور موزوں کر دینا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۴)

عید فنڈ

عید الاضحیہ اپنی برکات کے ساتھ آرہی ہے۔ عید الفطر کی طرح اِس عید کے موقعہ پر بھی عید فنڈ وصول کیا جاتا ہے۔

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ کرم اپنی اپنی جماعت میں اس امر کی تحریک فرماویں۔ اور عید کے موقعہ پر اس فنڈ کی وصولی کا انتظام فرماویں۔

عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ ہے اور اسکے علاوہ ہر مرد و زن، بچے، بوڑھے کو حسب توفیق عید فنڈ میں حصّہ لینا چاہیئے۔

یہ امر پیشِ نظر رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اِس لئے اس کی کل رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد - ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۹؍صلح ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے اہلِ علم اور اہلِ قلم اصحاب کے لئے لمحۂ فکریہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳؍ماہ اخاء ۱۳۵۰ ہش مطابق ۳؍اکتوبر ۱۹۷۱ء کو خلافت لائبریری کی نئی عمارت کے افتتاح کے موقع پر جو تقریر فرمائی تھی اُس میں ایک امر کا افسوس کے رنگ میں ذکر کرتے ہوئے جماعت کے ذی علم احباب کو اُن کے ایک اہم فرض کی طرف توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

"فضل عمر فاؤنڈیشن نے جو مقالے لکھوانے شروع کئے تھے ان کے لکھنے والوں کی تعداد ہر سال کم ہوتی جا رہی ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اِس سال صرف پانچ مقالے آئے ہیں۔ ..... ابھی تو کام کی ابتداء ہے۔ ہماری ضرورتیں بڑھ رہی ہیں۔ ان کے مطابق ہماری کوشش اور جدوجہد ہونی چاہیئے۔"
(الفضل ۵؍جنوری ۱۹۷۱ء ص۵)

فضل عمر فاؤنڈیشن نے جن نہایت ہی مفید اور دُور رس نتائج کے حامل کاموں کو سرانجام دینے کا بیڑا اُٹھایا ہے اُن میں سے ایک کام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش کی تکمیل میں اہم علمی اور دینی موضوعات پر جماعت کے اہلِ علم اور اہلِ قلم اصحاب سے تحقیقی مقالے لکھوانا ہے۔ ہر سال بہترین مقالوں پر انعامات بھی دئے جاتے ہیں۔ یہ امر واقعی بہت افسوسناک ہے کہ جس اہم غرض کے پیشِ نظر مقالے لکھوانے کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا وہ احباب جماعت کی عدم توجہی کے باعث پوری نہیں ہو رہی۔ جماعت کے اہلِ علم اور اہلِ قلم اصحاب کا علمی تحقیق کے کام کی طرف خاطر خواہ توجہ نہ دینا اِس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین ہونے کی حیثیت میں اپنے مقام کو سمجھا نہیں۔

ہمیں اِس امر کا احساس ہونا چاہیئے کہ ہم اِس آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے اُس عظیم الشان مامور کے پیرو ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے علوم و معارف اور حقائق و دقائق کے خزانے عطا کئے اور جس نے اَسّی سے بھی زیادہ تعداد میں کتب تصنیف فرما کر ان بیش بہا خزانوں سے ایک دنیا کو مالا مال کر دکھایا۔ حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام سُلطان القلم رکھا اور آپ کے قلم کو ذوالفقارِ علی قرار دیا۔ آپ تالیف و تصنیف کے کام میں دن رات مشغول ہی نہیں بلکہ مستغرق رہتے تھے۔ آپ نے اپنے وقت اور جان کے آرام کو اِس راہ میں فدا کر رکھا تھا۔ چنانچہ آپؑ خود اپنے اِس استغراق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے کہ جو کچھ علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے مَیں خدا کے بندوں کے دِلوں میں ڈالوں۔ دُور رہنے والے کیا جانتے ہیں مگر جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں وُہ خُوب جانتے ہیں کہ کیونکر میں دن رات تالیفات میں مستغرق ہوں اور کس قدر میں اپنے وقت اور جان کے آرام کو اِس راہ میں فدا کر رہا ہوں۔ مَیں ہر دم اِس خدمت میں لگا ہوا ہوں۔" (اشتہار ۱۴؍اکتوبر ۱۸۹۹ء)

پھر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ بشارت دی کہ تالیف و تصنیف کے ذریعہ علوم و معارف لُٹانے کا یہ سلسلہ آپؑ کے بعد آپؑ کے ماننے والوں میں بھی جاری رہے گا اور اِس طرح دُنیا آپؑ کے ذریعہ عطا ہونے والے علوم و معارف سے فیضیاب ہوتی چلی جائے گی۔ چنانچہ آپؑ نے اِس عظیم الشان بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور بشارتوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دینگے اور ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ)

پس ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم حضرت سلطان القلم کے پیرو اور اِس عظیم الشان بشارت کے حامل ہیں۔ علمی تحقیق و تدقیق اور تالیف و تصنیف کے میدان میں ہمارے لئے عظیم الشان کارنامے سرانجام دینا مقدر ہے۔ اِس لحاظ سے ہمارے دن اور رات علمی تحقیق و ریسرچ اور تالیف و تصنیف میں ہی بسر ہونے چاہئیں۔ اپنے اِس مقام اور اپنی اِس خوش بختی کا احساس کرتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ ہم وقت اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق علمی تحقیق میں لگے رہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نُور ہمیں ملے اور جو نئے معارف عطا ہوں انہیں ضبطِ تحریر میں لاکر ایک دُنیا کو ان سے بہرہ ور کریں۔ اگر ہم غور کریں تو علمی تحقیق اور تالیف و تصنیف ہمارا طرّۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے اہم دینی اور علمی موضوعات پر احباب جماعت سے مقالے لکھوانے کا سلسلہ شروع کرکے ہمارے اِس طرّۂ امتیاز کو بحال رکھنے کا انتظام کیا ہے۔ اِس بابرکت اور مستحسن انتظام سے فائدہ نہ اُٹھانا اور اسے کامیاب بنانے میں حصّہ نہ لینا خود اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اپنے طرّۂ امتیاز کو خاطر میں نہ لانے کے مترادف ہے۔ اِسی لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا ہے کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے جاری کردہ پروگرام کے تحت مقالے لکھنے والوں کی تعداد سال بہ سال کم ہوتی جارہی ہے۔ جماعت کے اہلِ علم اور اہلِ قلم اصحاب کا یہ فرض ہے کہ وہ اِس طرف خصوصی توجہ دیں اور علمی تحقیق کے میدان میں اپنے وقت اور جان کے آرام کو فدا کرکے وقت کی ضرورت کے مطابق اہم دینی اور علمی موضوعات پر مقالے لکھ کر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں ارسال کریں تا وہ علم اور معرفت میں کمال حاصل کرکے اپنی سچائی کے نُور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کرنے والے ٹھہریں اور تا ہر ایک قوم اِس چشمے سے پانی پیئے اور یہ سلسلہ زور سے بڑھتا اور پھولتا چلا جائے یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے۔

اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء ہمیں اپنے فضل سے اِس کی توفیق عطا فرما تاکہ ہم تیری دی ہوئی توفیق سے تیری نگاہ میں اِس عظیم الشان بشارت کے مصداق قرار پاسکیں۔ آمین

خدا نے لطف و کرم ہم پہ بے شمار کیا

امامِ وقت نے پھر حق کو آشکار کیا
جہاں میں دینِ محمدؐ کو استوار کیا

ضیائے بدرِ منوّر نے رُوئے عالم سے
حجابِ ظلمتِ باطل کو تار تار کیا

مسیحِ وقت نے مُردوں کو زندگی بخشی
خزاں رسیدہ گلستاں کو پُر بہار کیا

اسی کے دم سے مقدّر ہے غلبۂ اسلام
اسی نے دین کو دُنیا میں باوقار کیا

فضا میں حق کی صداؤں سے گُونج اُٹھی ہیں
جہاں کو پھر سے "منادی" نے ہوشیار کیا

شکستِ لشکرِ باطل کو دی دلائل سے
قلم کی سیف و سناں سے عدو پہ وار کیا

اگرچہ لاکھ تدابیر کی ہیں اعداء نے
"حَکَمِ عَدَل" کو مگر حق نے کامگار کیا

جنابِ مہدئ دوراں کے ہر معاند کو
خدا کے غیظ و غضب نے ذلیل و خوار کیا

غلام احمدِ موعودؑ کے توسّط سے
خدا نے لطف و کرم ہم پہ بے شمار کیا

وُہی ہے شاد حقیقت میں کامیاب فقط
کہ جس نے دین پہ ہر چیز کو نثار کیا

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے ۲۹ ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اختتامی خطاب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سات صفات جن کا ہر نسل کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے

(۲)

پہلی صفت

مفوضہ کام کے لئے مستعد اور تیار

یاایھا المدثر میں یہ صفت بیان ہوئی ہے کہ ہر کام کے لئے تیاری کرنی پڑتی ہے۔ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دس سال تک بچے کو ذہنی طور پر نماز کے لئے تیار کرو اور پھر دس سال کے بعد اس کی عملی طور پر نماز کے لئے تربیت کرو کیونکہ یہ تربیت کا زمانہ ہے، ابھی اس کو اس عمر میں پورا احساس اور بصیرت نہیں ہوتی، اس واسطے اس کی تربیت کرنی پڑتی ہے، اس کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ نماز کا ناغہ نہ کرے، سستی نہ کرے، مسجد میں جائے وغیرہ وغیرہ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب وہ ذہنی اور روحانی طور پر بالغ ہو جاتا ہے اور جب وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچتا ہے تو پھر اس کو نماز میں لذت آنی شروع ہوتی ہے۔ پھر وہ دنیا کے سارے دھندے چھوڑ کر نماز کے اوقات میں مسجد کی طرف بھاگتا ہے۔ لیکن بہرحال اس کے لئے بچے کی شروع میں تربیت کرنی پڑتی ہے اور بتانا پڑتا ہے کہ نماز بڑی سرور اور لذت پیدا کرنے والی چیز ہے اپنی ذات میں بھی، اور اپنے نتائج میں بھی، یعنی نماز دعا کو کہتے ہیں اور جب انسان اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا ہوتا ہے تو اسے بڑا لطف آتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نماز کے نتیجہ میں دعا کو قبول کر کے اپنی قدرتوں کے نشان دکھا دے تو اس سے انسان کے دل میں اور بھی زیادہ سرور پیدا ہوتا ہے۔ پس نماز تو ہے ہی اپنی ذات اور نتائج میں لذت اور سرور پیدا کرنے والی چیز۔ مگر ایک دس سال کے بچے کو اس کا علم نہیں ہوتا اس لئے اس کی تربیت کرنی پڑتی ہے۔

غرض یاایھا المدثر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے مدثر! تو تیار ہے یعنی مدثر کہتے ہی اس شخص کو ہیں جو ادائیگی فرض کے لئے ہمہ تن تیار ہو۔

منافق کی ایک واضح علامت

قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: -

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً

(التوبہ: ۴۶)

اگر یہ منافق جنگ کے لئے باہر نکلنے کا ارادہ رکھتے تو بہانے نہ کرتے بلکہ یہ تیار ہوتے۔ ہتھیار خریدے ہوتے گھوڑے ان کے پاس ہوتے اعلوم قرآنیہ سے اپنی زینت کی ہوتی، لباسِ تقویٰ میں دنیا کو ملبوس نظر آتے اور پھر یہ جنگ کے لئے باہر نکلتے لیکن تقویٰ نہیں تیاری نہیں اور قربانی نہیں . . . .

اپنی بہانہ جوئی کو ظاہر کر رہے ہیں اور اپنے نفاق کا مظاہرہ کر رہے ہیں پس منافق کی تو یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کے مطابق تیار نہیں ہوتا۔ مگر یہاں مخاطب کو یہ کہا گیا ہے تو تیار ہے یعنی مدثر ہے اس معنے میں کہ جو کام تمہارے سپرد ہے اسکو نبھانے کیلئے تم پوری طرح تیار ہو

لباسِ تقویٰ اور اس کی اہمیت

مثلاً ہر کام کے لئے ایک لباس ہے۔ گھوڑے کی سواری کا لباس ہے۔ ایک سوٹ دوڑ کا لباس ہے مسجد میں آنے کا لباس ہے لوگ سر بھی ڈھانپے ہوئے مسجد میں آتے ہیں مگر گھر میں انسان بیٹھے ہوئے اچکن بھی اتار دیتا ہے ننگے سر ہو تب بھی کوئی بات نہیں کیونکہ گھر کا بھی ایک لباس ہے لیکن ایک لباس مسلمان کا ہے اور مسلمان کا لباس ہے لباسِ تقویٰ۔ اور ایک مسلمان کی ساری بھلائی اس لباس میں ہے۔ باقی لباس تو ہیں ہی۔ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے لوگ پہنتے ہیں۔ کوئی ٹوپی پہن لیتا ہے۔ کوئی پگڑی پہنتا ہے کوئی رومال باندھ لیتا ہے تو کوئی عقال جو عرب کا لباس ہے یہ ایک رسہ سا ہوتا ہے جسے لوگ سر کے رومال پہ لپیٹ لیتے ہیں۔ اس میں بھی ایک خوبصورتی ہے۔ میں نے بھی عرب سے پیار کے نتیجہ میں کچھ عقال منگوائے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ گھوڑے کی سواری کریں تو وہ بھی انشاء اللہ استعمال کریں گے۔ لیکن ایک ایسا لباس ہے، جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور وہ تقویٰ کا لباس ہے۔ یہ نہیں کہ کبھی تقویٰ کا لباس اوڑھا ہوا ہے اور اس سے نور کی شعاعیں باہر نکل رہی ہیں اور کبھی شیطان کا دامن اپنے گرد لپیٹ لیا ہے اور ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا ہے بہرحال اس لباس (یعنی لباس تقویٰ) میں تبدیل نہیں ہوتی۔ باقی تو جتنے لباس ہیں اُن میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ ہمارے ملک میں کم عادت ہے دوسرے ملکوں میں زیادہ ہے۔

مثلاً افریقہ کے دورے میں جو دوست مجھے ملتے رہے ہیں میرے خیال میں بلا مبالغہ دو دفعہ سے لے کر سات دفعہ تک میں نے ان کی ٹوپیاں بدلی ہوئی دیکھیں۔ ان کو ٹوپی پہننے کا بڑا شوق ہے اُن کی ٹوپی کی کوئی خاص شکل نہیں ہوتی۔ بس جس طرح درزی نے بنا دی، پہن لی۔ کسی کا پھندنا ادھر لٹکا ہوا ہے کسی کا اُدھر لٹکا ہوا ہے، کوئی سامنے ہے اور کوئی پیچھے۔ کوئی رنگ برنگی ہے اور کوئی پھولدار کپڑے کی (جس طرح یہاں جانگی لوگوں کی پھولدار دھوتی ہوتی ہے اُس قسم کے کپڑے کی) غرض ہر قسم کی ٹوپیاں وہ بناتے رہتے ہیں اور خریدتے رہتے ہیں۔ اب تو ہماری جناح کیپ بھی وہاں بڑی مقبول ہو رہی ہے ہم بھی یہاں مختلف قسم کے سر کے لباس پہنتے ہیں۔ ایک لنگی ہے ایک ٹوپی ہے اور پھر ٹوپیوں میں سے آگے کوئی جناح کیپ کہلاتی ہے اور کوئی کچھ ایک ترکش کیپ کہلاتی تھی وہ سرخ رنگ کی ہوتی تھی اس میں پھر ایک نرم قسم کی اور ایک سخت قسم کی ہوتی تھی میں بھی کسی زمانے میں بچپن میں وہ ٹوپی پہنتا رہا ہوں ویسے وہ ہمارے علاقے میں اتنی زیادہ مروج نہیں تھی۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب یہ (ترکش کیپ) اب بھی پہنتے ہیں۔ وہ بڑے محتاط آدمی ہیں میرے خیال میں جب وہ لاء کرنے کے بعد انگلستان سے لاہور آئے تھے، ہو سکتا ہے۔ اُس وقت خریداری ہو اور ابھی تک سنبھال کر رکھی ہو۔ بہرحال وہ بھی ٹوپی کی ایک قسم ہے، گو پرانی ہے۔ لیکن اب بھی بعض لوگ اسے پہنتے ہیں۔ پس یہ چیزیں تو بدلتی رہتی ہیں۔ نئے لباس کا شوق ہوتا ہے اور پھر ویسے بھی ایک لباس پہنتے پہنتے آدمی تنگ آ جاتا ہے یا بیماری کی وجہ سے وقتی طور پر تبدیلی کرنی پڑتی ہے ابھی پیچھے جب میں بیمار ہوا یعنی بیمار تو اس طرح نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا تھا لیکن اس کی وجہ سے بہرحال ضعف تھا جس کی وجہ سے بعض دفعہ پگڑی کا بوجھ میرا سر برداشت نہیں کر سکتا تھا تو میں نے ٹوپیاں بھی منگوائیں جو میرے پاس پڑی ہوتی ہیں کبھی سر پہ ٹوپی پہن کر نکلتا ہوں۔ کئی دفعہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ٹوپی نہیں پگڑی پہنا کریں۔ میں ان سے کہا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ساری چیزیں میرے لئے پیدا کی ہوئی ہیں، میں ساری پہنوں گا بہرحال لباس میں کوئی پابندی نہیں۔ اللہ نے اس قسم کی ہر چیز کو انسان کے لئے جائز قرار دیا ہے۔ البتہ اس میں افراط تفریط سے بچنا چاہیے۔ لباس نہ اتنا میلا ہونا چاہیے کہ ایک حساس آدمی کو دیکھ کر قے آ جائے اور نہ اس پر اتنا خرچ کرنا چاہیے کہ آدمی مقروض ہو جائے۔ جتنا خدا تعالیٰ نے دیا ہے اس کے مطابق کپڑوں پر خرچ کیا جائے اور اس میں ایک یہ پہلو بھی مدنظر ہے کہ دولت میں جو دوسروں کے حقوق ہیں ان کے ادا کرنے کے بعد ولنفسک علیک حق کی رو سے اپنا حق بھی ادا کرو۔

پس مدثر کے ایک معنے اُس لباس میں ملبوس ہونے کے ہیں جو ڈیوٹی کا لباس ہے اور معین ہے۔ اور مسلمان کی ڈیوٹی کا لباس لباسِ تقویٰ ہے۔ چونکہ اس حکم کے پہلے مخاطب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ اے لباس تقویٰ کی حسین ترین شکل میں ملبوس۔ دوسرے وہ شخص مراد ہے جو گھوڑے پر چڑھا ہوا حکم کا منتظر ہو اسے بھی مدثر کہتے ہیں یعنی خواہش یہ ہے کہ حکم اور عمل کے درمیان ایک سیکنڈ کا بھی فاصلہ نہ ہو بلکہ پوٹینشل کی طرح دبر کر دی جائے

ایک معروف قصہ اور اس میں پوشیدہ سبق

کہتے ہیں کہ ایک پنجابی لکھنؤ گیا اور وہاں اپنے ایک دوست

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک دلیل — آپکی دُعائیں

(از محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب)

کسی شخص کی دعائیں اسکے حقیقی اندرونہ کی عکاس ہوتی ہیں۔ وہ اپنی دلی مُرادوں کو الفاظ کی شکل دے کر اپنے رب کے حضور میں گرتا ہے تا وہ ان مرادوں کو بر لائے اور اُسے تسکین حاصل ہو۔ ہمارے سید و مولا سرورِ کونین، فخرِ اوّلین و آخرین حضرت خاتم النبییّن صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دعائیں حدیثوں میں آتی ہیں انہیں پڑھ کر انسان وجد میں آجاتا ہے کہ کس طرح آپؐ کو اپنے اللہ پر توکّل تھا اور کس طرح آپؐ کا ذرہ ذرہ اس کی معرفت اور محبّت سے پُر تھا۔ اس محبّتِ الٰہی کے جلوے مختلف شکلوں میں ان دُعاؤں میں نظر آتے ہیں۔

یہی حال آپؐ کے فرزندِ جلیل اور آپؐ کی محبّت میں گم ہونے والے آپؐ کے بروزِ کامل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا ہے۔ آپؑ کی دُعاؤں میں بھی وہی توکّل علی اللہ۔ وہی معرفتِ الٰہی اور وُہی محبّتِ الٰہی جلوہ گر نظر آتی ہے۔ جو آپؑ کی کامل پاکیزگی اور آپ کی سچائی کی یقینی علامت ہے۔ آپ کی بہت سی دُعائیں ہیں۔ یہاں بطور نمونہ صرف ایک کا ذکر کیا جاتا ہے آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اَللّٰھُمَّ فصلّ وسلّم علٰی ذٰلک الشفیع المشفّع المُنجی لنوع الانسان وایّدنا ان نتنجع و نستفیض من حضرۃ ھٰذا السُّلطان۔ ونجّنا بہ من شرّ کلّ یدٍ قاسطۃ بالجور باسطۃ۔ ومن علماء یشعون لتطلب مثالب الاخوان وینسون معایبھم کلّ النسیان..... اللّٰھمّ فاحفظنا من فتنتھم وبرّئنا من تُھمتھم واخصُصنا بحفظک واصطفائک وخیرک۔ ولا تکلنا الٰی کلاءۃ غیرک و اوزعنا ان نعمل صالحاً ترضاہ نسئلک رحمتک وفضلک و رضاءک وانت خیر الرّاحمین۔ ربّ کن بفضلک قُوّتی و نور بصری وما فی قلبی و قبلۃ حیاتی ومماتی۔ واشغفنی محبّۃ واتنی حُبّا لا یزید علیہ احد من بعدی۔ ربّ فتقبّل دعوتی واعطنی منیتی وصافنی وعافنی واجذبنی وفدنی و ایدنی ووفّقنی وزکّنی ونوّرنی واجعلنی جمیعاً وکن لی جمیعاً۔ ربّ تعال الیّ من کلّ باب۔ وخلّصنی من کلّ حجاب۔ واسقنی من کلّ شراب۔ واعنّی فی ھیجاء النفس وجذباتھا۔ واحفظنی من مھالک البین وظلماتھا۔ ولا تکلنی الٰی نفسی طرفۃ عین واعصمنی من سیّاتھا واجعل الیک رفعی وصعودی وادخل فی کلّ ذرّۃ من ذرّات وجودی۔ واجعلنی من الذین لھم مَسْبحٌ فی بحارک ومَسرحٌ فی ریاض انوارک ورضاء تحت مجاری اقدارک وباعد بینی وبین اغیارک۔ ربّ بفضلک وبنور وجھک ارنی جمالک واسقنی زلالک واخرجنی من کلّ انواع الحجاب والغبار ولا تجعلنی من الذین نکسوا فی الظلمۃ والاستتار وتناھوا عن البرکات والاشراقات والانوار وانقلبوا بعقلھم الناقص وجدّھم الناکص من دار النعیم الی دار البوار وارزقنی محاض الطاعۃ لوجھک وسجود الدوام فی حضرتک واعطنی ھمّۃ تحلّ فیھا عین عنایتک و اعطنی شیئاً لا تعطیہ الّا لوحیدٍ من المقبولین۔ وانزل علیّ رحمۃً لا تنزلھا الّا علٰی فریدٍ من المحبوبین۔ ربّ احیِ الاسلام بجھدی وھمّتی ودعائی وکلامی و اعدنی سعتہٗ وصبرہٗ و سبرہٗ ومزّق کلّ معاندٍ وکبرہٗ "

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۶۰۵)

ترجمہ:۔ اے اللہ۔ اس نوعِ انسان کے نجات دہندہ مقبول شفیع پر درود وسلام بھیج اور ہماری مدد فرما کہ ہم اس بادشاہ کی درگاہ سے پوری طرح مستفیض ہوں۔ اور تُو ہمیں اسکی بدولت ہر ظالم کے ظلم کی دست درازی سے محفوظ رکھ اور ایسے علماء سے بھی محفوظ رکھ جو اپنے بھائیوں کے عیوب تلاش کرتے ہیں اور اپنے عیوب کو کلیۃً بھول جاتے ہیں۔

اے اللہ تُو ہی ان کے فتنہ سے ہماری حفاظت فرما اور ہمیں ان کی تہمتوں سے بَری کر اور ہمیں اپنی حفاظت اور عزّت افزائی اور بھلائی کے ساتھ مخصوص فرما اور ہمیں اپنے اغیار کی نگرانی میں نہ چھوڑ۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک اعمال بجالائیں جن سے تُو راضی ہو جائے۔ ہم تجھ سے تیری رحمت تیرا فضل اور تیری رضاء طلب کرتے ہیں اور تُو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اے میرے مولا تُو اپنے فضل کے ساتھ میری طاقت و قوّت اور میری آنکھوں کا نور ہو جا اور میرے دل میں بس جا اور میری زندگی اور موت کا مدعا بن جا۔ مجھے اپنی محبّت کا شغف عطاء فرما اور مجھے ایسی محبّت مرحمت فرما کہ میرے بعد کوئی دوسرا اس سے زیادہ محبّت حاصل نہ کر سکے۔ اے میرے رب میری دعا کو قبول فرما اور میری ہر طرح سے حفاظت فرما۔ اور مجھے میری مرادیں دے اور مجھے پاک و صاف کر دے اور میری ہر طرح سے حفاظت فرما۔ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے اور میرے لئے کافی ہو جا۔ اور میری مدد فرما اور مجھے توفیق دے اور مجھے پاک اور منوّر کر دے اور میرے سارے وجود کو اپنے لئے کر لے اور تو سارے کا سارا میرے لئے ہو جا۔ اے میرے رب میرے پاس ہر دروازہ سے آ اور مجھے ہر حجاب سے خلاصی دے اور مجھے ہر شراب پلا اور نفس کے ہیجان اور اسکے جذبات کے وقت میری مدد فرما۔ اور اپنی جدائی کی ہلاکتوں اور ظلمتوں سے محفوظ رکھ اور ایک لمحہ کیلئے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر بلکہ مجھے اسکی برائیوں سے بچا اور مجھے اپنے حضور سرفرازی بخش۔ اور میرے وجود کے ہر ذرّہ میں داخل ہو جا اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو تیری محبّت کے سمندروں میں تیرتے ہیں اور تیرے نوروں کے باغوں میں پرورش پاتے ہیں اور تیری جاری تقدیروں پر پُوری طرح راضی ہیں۔ اور میرے اور اپنے اعداء کے درمیان دوری ڈالدے۔ اے میرے ربّ اپنے فضل اور اپنے تابندہ چہرے کے طفیل مجھے اپنا جمال دکھا اور اپنا آبِ زلال پلا دے۔ اور مجھے ہر قسم کے حجاب اور غبار سے نکالدے اور مجھے ان لوگوں میں سے نہ بنا جو تاریکی میں اوندھے ہوتے ہیں اور برکات اور انوار سے دُور ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی ناقص عقل اور بدبختی سے دارِ نعیم سے دارِ ہلاکت کی طرف لوٹتے ہیں۔ اور مجھے اپنے چہرے کی خالص اطاعت اور اپنے حضور میں دائمی سجدہ کی طاقت دے۔ اور مجھے ایسی ہمت عنایت فرما جس میں تیری عنایت کے چشمے جاری ہوں اور مجھے وہ کچھ دے جو سوائے خاص مقبولوں کے تُو اور کسی کو نہیں دیتا۔ اور مجھ پر وہ رحمت نازل فرما جو صرف اپنے خاص محبوبوں کو دیتا ہے۔ اے میرے رب تُو میری کوشش اور ہمت اور دعا اور کلام سے اسلام کو زندہ کر میرے ذریعہ اسلام کی رونق اور چمک دمک کو دوبارہ لے آ۔ اور اسلام کے ہر دشمن اور اس کے گھمنڈ کو پاش پاش کر دے۔

آپ اس دعا کے ایک ایک لفظ پر غور کریں۔ یہ کیسے پاکیزہ اور صاف اور شفاف اور اللہ تعالیٰ کی کمال معرفت رکھنے والے اور اسکی خالص محبّت سے بھرے ہوئے دل سے نکلی ہوئی ہے۔ اس میں خدا کی محبّت مانگنے کیلئے کسی پہلو کو چھوڑا نہیں گیا۔ اس انسان کا ایک ایک ذرہ تڑپ رہا ہے کہ وہ خدا کی ایسی محبّت سے معمور ہو کہ اس سے زیادہ کسی کو نہ مل سکے۔ کیا جذب ہے جو وہ چاہتا ہے۔ کیا نُور ہے جس کا وہ طالب ہے۔ وہ اپنے دل کے سارے دروازے اپنے پیارے رب کے لئے کھولتا ہے اور کسی حجاب کو گوارا نہیں کرتا۔ محبّتِ الٰہی اسکی جان نظر آتی ہے بلکہ جان کی جان۔ وہ کسی دُوری کو برداشت نہیں کرتا۔ اور دائمی سجدہ کا خواہشمند ہے۔ خواہشمند کیا یُوں معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی رُوح واقعی دائمی سجدہ میں پڑی ہُوئی ہے اور اُٹھنا نہیں چاہتی۔ وہ اس سے ایک لحظہ کی دُوری کو اپنے لئے ہلاکت یقین کرتا ہے۔ وہ خدا کی محبّت کے سمندروں میں تیر رہا ہے اور اسکے انوار کے باغوں میں تروتازگی اور سیری حاصل کر رہا ہے۔ وہ ایسی ہمت اور دُعاؤں کی توفیق اور زورِ براہین چاہتا ہے کہ بس اکیلا ہی اسلام کو زندہ کر دے اور اسکی ساری رونق کو بحال کر دے اور اسکے دشمنوں کو پاش پاش کر دے۔

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ آپکو فی الواقع یہ سب چیزیں دی گئیں۔ ان کے مانگنے کا انداز ہی بتا رہا تھا کہ یہ وجود اس سے کم پر راضی نہیں ہوگا۔ اور سر دھڑ کی بازی لگا دیگا۔ اور خدا کی درگاہ سے ہلیگا نہیں جب تک اسکے رحم اور فضل کو کامل طور پر نہ کھینچ لے۔ اسکو یہ سب کچھ دیا گیا۔ اسکا دل خدا کا تخت گاہ بنا۔ اسکو معرفت کے سارے راستے بتائے گئے۔ اسکی رُوح کو دائمی سجدہ نصیب ہوا۔ کسی وقت بھی تو وہ خدا کی جناب سے نہیں اٹھا۔ وہ شیروں کی طرح اسلام کے زندہ کرنے کیلئے نکلا اور اُس نے ہر مقابل پر آنیوالے کو بُری طرح پچھاڑ دیا۔ وہ اکیلا ہی اسلام کی زندگی واپس لانے کیلئے کافی ہو گیا۔ اسکی غلامی کا دم بھر کر خدمت کے لئے نکلنے والے تو مفت کا ثواب حاصل کر رہے ہیں ورنہ اصل میں تو جو کام کرنیوالا تھا وہ سب وُہی مردِ خدا کر گیا۔ اُس نے قرآن کے معارف بکھیرے اور قرآن ایک بند صحیفہ نہ رہا بلکہ اسکے انوار چمکنے لگے۔ اسنے ایک زندہ خدا پر انسانوں کا یقین قائم کیا۔ اسنے اپنے مطاع و محبوب نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ہر پہلو سے ثابت کر دکھائی اور مخالفوں کے دانت کھٹے کر دئیے۔ اسلام کو غلبہ کے راستے پر چلا دیا گیا اور وہ وقت دُور نہیں کہ اسلام تمام دنیا میں سارے ادیان پر غالب آجائے اور یہ غلبہ قیامت تک رہے۔ پس دیکھ لیا آپنے اس دعا کی شوکت کو اور اسکی تاثیرات کو۔

اللّٰھم صلّ علٰی محمد وعلٰی آل محمد وعلٰی عبدہ المسیح الموعود وبارک وسلّم انّک حمید مجید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقات دارالضیافت ربوہ

از ۱/۱۲/۷۱ تا ۱/۲/۷۲

۱	مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب ربوہ	۵/-- روپے
۲	مکرم داؤد احمد صاحب دارالرحمت ربوہ	۵۰/-- "
۳	" فضل الرشید صاحب تربیلا صدقہ بکرا	۵۰/-- "
۴	مکرمہ مسز یوسف صاحبہ کراچی صدر "	۵۰/-- "
۵	" پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ	۵/-- "
۶	" بیگم صاحبہ میجر بشیر احمد صاحب	۱۵/-- "
۷	" مریم بانو صاحبہ والدہ کیپٹن طیب ظہور بٹ صاحب	۵۰/-- "
۸	مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب پشاور	۷۰/-- "
۹	" محمود نواز صاحب کراچی	۶۰/-- "
۱۰	" چوہدری نذیر احمد صاحب گوجرانوالہ	۵۰/-- "
۱۱	" صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب	۵۰/-- "
۱۲	" عبدالماجد صاحب رحمت بازار ربوہ	۱۰/-- "
۱۳	" چوہدری شاہ نواز صاحب کراچی	۲۰۰/-- "
۱۴	" عبدالرزاق صاحب دولت پور	۲/-- "
۱۵	" عبدالشکور جاوید صاحب دارالرحمت ربوہ	۶/-- "
۱۶	" محمد جمیل صاحب چنیوٹ	۵/-- "
۱۷	" عبدالرحمن صاحب محاسب راولپنڈی	۱۰/-- "
۱۸	" منظور احمد صاحب بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب کراچی	۵۰/-- "
۱۹	محترمہ بیگم محمد اسحق صاحب جاگل پوری " صدقہ بکرا	۱۲۰/-- "
۲۰	" بیگم شاہ سید استنظار حسین صاحب " " "	۵۰/-- "
۲۱	مکرم سید محمد لطیف صاحب ربوہ	۱/-- "
۲۲	" محمد امین صاحب اوکاڑہ	۲/-- "
۲۳	" ماسٹر محمد بخش صاحب سونگی گوجرانوالہ	۳/-- "
۲۴	" راجہ بشیر الدین احمد صاحب مڈھ رانجھا	۲/۵۰ "
۲۵	" مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ	۵/-- "
۲۶	" مہربان شاہ صاحب پشاور چھاؤنی	۲/۲۵ "
۲۷	مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ	۵/-- "
۲۸	" اہلیہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ربوہ	۱۰/-- "
۲۹	مکرم شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور صدقہ بکرا	۶۰/-- "
۳۰	" " صدقہ / حسب تفصیل	۳۰/-- " ، ۱۱۰/-- "
۳۱	مکرم چوہدری نور احمد صاحب مرکزی سیکرٹری لاہور	۲۵۰/-- "
۳۲	" سید سہیل احمد صاحب بذریعہ مکرم نور احمد صاحب سیکرٹری لاہور	۱۷/-- "
۳۳	" کیپٹن عبدالواحد صاحب مع بیگم صاحبہ لاہور صدقہ بکرا	۱۵۰/-- "
۳۴	" عبدالعزیز صاحب مانسہرہ	۱۱/-- "
۳۵	" حاجی ضیاء الحق خان صاحب خانپور	۵۰/-- "
۳۶	" چوہدری حبیب الرحمن صاحب بذریعہ عبدالرحمن صاحب راولپنڈی	۵/-- "
۳۷	" سعادت احمد صاحب پراچہ بذریعہ مکرم شریف احمد صاحب اسلام آباد	۵۰/-- "
۳۸	" بابو غلام محمد صاحب بذریعہ مکرم محمد سلیم صاحب سیکرٹری دارالصدر	۵/-- "
۳۹	" نظام الدین صاحب چھانگا مانگا بذریعہ صلاح الدین صاحب کراچی	۷۰/-- "
۴۰	" شیخ فضل ربیع صاحب بذریعہ محمد امین صاحب اوکاڑہ	۱/-- "

(افسر دارالضیافت ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

انصار اللہ کے چندہ کی نئی شرح

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے چندہ مجلس کی شرح نصف پیسہ فی روپیہ سے بڑھا کر ایک پیسہ فی روپیہ مقرر فرما دی ہے۔ مجالس کی طرف سے اس نئی شرح کے ساتھ نئے سال کے بجٹ کی تشخیص کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ مگر ابھی بہت سی مجالس ایسی بھی ہیں جنہوں نے نئی شرح کے ساتھ سال رواں (۱۹۷۲ء) کے لئے بجٹ فارم مکمل کر کے مرکز میں نہیں بھجوائے۔

عہدیداران سے درخواست ہے کہ اس ضروری کام کی طرف جلد توجہ دی جائے تاکہ بجٹ کے بعد وصولی کی طرف توجہ دی جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

خدمت کے تقاضے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"آپ لوگ اللہ اور اس کے دین کے خادم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ اور مجھ پر کہ میں بھی اس کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ بہت سی ذمہ داریاں ڈالی ہیں جو دنیا دار شخص ہے وہ تو اپنے خادم سے ظاہری پاکیزگی اور صفائی کی توقع رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے خدام سے نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی صفائی اور پاکیزگی اور طہارت کی امید رکھتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا خادم ہو وہ اس کی ساری مخلوق کا خادم ہے اور بہت بڑی ذمہ داریاں جو اس خدمت کی ہم پر ڈالی گئی ہیں مثلاً ہم صرف انسان کے خادم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے خادم ہونے کی حیثیت سے ہم ان کے بھی خادم ہیں جو انسان نہیں ......

غرض ہم پر اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی فضل کیا ہے کہ اس نے ہمیں اپنا خادم بنا لیا ہے اگر ہم خدمت کے تقاضوں کو پورا کریں تو جو اجر یا جو انعام یا جو فضل یا محبت کا جو سلوک اللہ تعالیٰ ہم سے کرے گا۔ وہ اتنا بڑا اجر اتنا بڑا انعام اتنی اچھی اور پیاری اور خوبصورت چیز ہے کہ اگر ہم اس کو پالیں تو اس دنیا کی ساری نعمتوں کو ہم نے پالیا۔ کیونکہ ساری مخلوق مل کر بھی عزت کی اس نگاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو انسان اپنے رب کی نگاہ میں پاتا ہے اور اس کی قدر اور قیمت کو سمجھتا ہے۔"

(خطاب تربیتی کلاس ۱۳۴۸ ہش)

اراکین انصار اللہ کا امتحان

گزشتہ سال کا سہ ماہی چہارم کا امتحان ۱۵ فتح/دسمبر میں ہونا تھا جو بوجہ ہنگامی حالات ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب امتحان کی نئی تاریخ ۳۰ صلح/جنوری مقرر کی گئی ہے۔ مجالس کو امتحان کے پرچے بھجوائے جا چکے ہیں۔ مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ ۳۰ جنوری کو زیادہ سے زیادہ انصار سے امتحان لے کر پرچے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد محمد سلیمان صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں پیرانہ سالی کی وجہ سے کمزور بھی ہو گئے ہیں دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالغفور محمد لیہری سکنہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا)

قابل فروخت

ایک عدد کمانی دار ٹرالی۔ ڈبل کشیپ (جو کہ ۷×۱۶ فٹ ہے اور چھ ٹائر ہیں نئی بنی ہوئی ہے جس میں ۴۰۰ من تک وزن لادا جا سکتا ہے) برائے فروخت موجود ہے خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر دریافت کریں: ملک حفیظ الدین خان 344/1 ناظم آباد لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر وہ تیر جو اسلام پر پھینکا جاتا ہے اپنے ہاتھوں اور سینوں پر لینے کیلئے تیار ہو جاؤ

اپنے آپ کو مفید وجود بناؤ اور ہمیشہ غریبوں اور بے کسوں کی مدد کرنے کی کوشش کرتے رہو

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

"خدمت خلق کے کام میں یہ ضروری نہیں کہ صرف مسلمان غریبوں اور مسکینوں اور بیواؤں کی خبر گیری کی جائے۔ بلکہ اگر ایک ہندو یا سکھ یا عیسائی یا کسی اور مذہب کا پیرو کسی دکھ میں مبتلا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اس کے دکھ کو دور کرنے میں بھی حصہ لو۔۔۔ مجلس خدام الاحمدیہ میں جو بھی شامل ہو وہ یہ اقرار کرے کہ میں آئندہ یہی سمجھوں گا کہ احمدیت کا ستون میں ہوں اور اگر میں ذرا بھی ہلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میں یہ سمجھوں گا کہ احمدیت پر زد آگئی۔

حضرت طلحہؓ ایک بہت بڑے صحابی گزرے ہیں ان کا ایک ہاتھ لڑائی کے موقعہ پر شل ہو گیا تھا۔ بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو جنگیں ہوئیں ان میں کسی موقعہ پر ایک شخص نے طنزاً حضرت طلحہؓ کو لنجا کہہ دیا۔ حضرت طلحہؓ نے کہا تمہیں پتہ بھی ہے میں کس طرح لنجا ہوا۔ پھر انہوں نے بتایا کہ اُحد کے موقعہ پر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار نے حملہ کر دیا اور اسلامی لشکر پیچھے ہٹ گیا تو اس وقت کفار نے یہ سمجھتے ہوئے کہ صرف محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ذات ہی ایک ایسا مرکز ہے جس کی وجہ سے تمام مسلمان مجتمع ہیں آپ پر پتھر اور تیر برسانے شروع کر دیئے۔ میں نے اس وقت دیکھا کہ اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں کوئی تیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر آکر نہ لگے چنانچہ میں نے اپنا بازو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مونہہ کے آگے کر دیا۔ کئی تیر آتے اور میرے بازو پر پڑتے مگر میں اسے ذرا بھی نہ ہلاتا یہاں تک کہ تیر پڑتے پڑتے میرا بازو شل ہو گیا۔ کسی نے پوچھا جب تیر پڑ رہے تھے تو اس وقت آپ کے مونہہ سے کبھی اُف کی آواز بھی نکلتی تھی یا نہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر انسان بے تاب ہو جاتا اور درد سے کانپ اٹھتا ہے۔ انہوں نے کہا میں اُف کس طرح کرتا جب انسان کے مونہہ سے اف نکلتی ہے تو وہ کانپ جاتا ہے پس میں ڈرتا تھا کہ اگر میں نے اُف کی تو ممکن ہے میرا ہاتھ کانپ جائے اور کوئی تیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جا کر لگ جائے۔ اس لئے میں نے اُف بھی نہیں کی۔

دیکھو کتنا عظیم الشان سبق اس واقعہ میں پنہاں ہے طلحہ جانتے تھے کہ آج محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی حفاظت میرا ہاتھ کر رہا ہے اگر میرے اس ہاتھ میں ذرا بھی حرکت ہوئی۔ تو تیر نکل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جا لگے گا۔ پس انہوں نے اپنے ہاتھ کو نہیں ہلایا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس ہاتھ کے پیچھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی اپنے اندر یہ احساس پیدا کر لو۔ اگر تم بھی یہ سمجھنے لگو کہ ہمارے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے اور اسلام اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم دو نہیں بلکہ ایک ہی ہیں تو تم بھی ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم ہو جاؤ۔ اور تم بھی ہر وہ تیر جو اسلام کی طرف پھینکا جاتا ہے اپنے ہاتھوں اور سینوں پر لینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ پس یہ مت خیال کرو کہ تمہارے ممبر کم ہیں یا تم کمزور ہو۔ بلکہ تم یہ سمجھو کہ ہم جو خادم احمدیت ہیں ہمارے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے تب بے شک تم کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک ایسی طاقت ملے گی جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔ پس تم اپنے عمل سے اپنے آپ کو مفید وجود بناؤ۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور بے کسوں کی۔ تا دنیا کو معلوم ہو کہ احمدی اخلاق کتنے بلند ہوتے ہیں۔"

(الفضل ۱۰ر اپریل ۱۹۳۸ء)

٭

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سات صفات

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ (بقیہ ص ۳)

کے ہاں مہمان ٹھہرا اس نے اس کی خاطر کرنی تھی۔ چنانچہ اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ جا کر فلاں پھل لے آؤ یا فلاں فلاں چیز لے آؤ۔ بہرحال نوکر چلا گیا۔ اب وہ اپنے پنجابی دوست پر اپنا رعب ڈالنا چاہتا تھا۔ پانچ چھ منٹ کے بعد کہنے لگا کہ اب وہ (نوکر) دکان پر پہنچ گیا ہوگا پھر دو منٹ کے بعد کہا اس نے سودا خرید لیا ہے۔ پھر پانچ چھ منٹ کے بعد اس نے کہا کہ اب آگیا ہے بس پہنچنے والا ہے اور پھر اس نے نوکر کو آواز دی (جو بھی نام تھا الیاس یا منصور وغیرہ) وہ عین اُس وقت پہنچا ہوا تھا۔ کہا جناب میں چیز لے آیا ہوں آخر نوکر کی اہلیت یہی ہے نا کہ وہ کم سے کم وقت میں پوری چستی کے ساتھ اپنے مالک کا کام کرے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ لکھنؤ کے دوست اپنے پنجابی دوست کے پاس گئے۔ اس نے سوچا کہ مجھے بھی رعب ڈالنا چاہیئے۔ چنانچہ اُس نے کہا اوئے نتھو! مہمان آئے ہوئے ہیں جا دہی لے آ۔ پھر یہی کہنا شروع کیا، اب وہ دکان پر پہنچ گیا ہوگا۔ اب اس نے دہی خرید لیا ہے۔ اب وہ واپس آگیا ہے بس وہ پہنچ گیا ہے۔ بعد پھر اس نے آواز دی اوئے نتھو! آگئے ہو؟ اُس نے جواب دیا جی میں جوتی ڈھونڈ رہا ہوں۔ ابھی دہی لینے جاتا ہوں۔

پس یہ جوتی ڈھونڈنے والا آدمی خدا کا خادم نہیں بن سکتا۔ خدا کا حقیقی خادم تو مدثر ہوتا ہے یعنی علم اور عمل کے متعلق سمجھتا ہے کہ ان میں کوئی فاصلہ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان تھی کہ حکم نازل ہونے پر ہی عمل شروع ہو جاتا تھا۔ آپ کے ماننے والے کی بھی یہی شان ہونی چاہیئے کیونکہ اول المسلمین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں لیکن جو شخص بھی اس صفت کو آپ کی طرف منسوب کرتا ہے، اس کا یہ فرض ہے کہ وہ بھی مدثر رہے۔ جو ضرورت ہے اس کے مطابق تیار ہو اور جو قرآن کریم کا حکم ہے اور (بدلے ہوئے حالات میں) اس کے کان میں پڑتا ہے تو اسے اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

عید الاضحیہ پر قربانی

جو احباب عید الاضحیہ پر قربانی کے جانور دار الضیافت میں دینا چاہتے ہوں۔ اُن کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اس موقعہ پر قربانی کے لائق درمیانہ جانور (بکرا چھترا) کم از کم بچاسی، نوے روپیہ میں ملتا ہے لہذا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے رقوم بھجوائی جائیں۔

نیز عید الاضحیہ قریب آرہی ہے رقم جلد بھجوائی جائیں تاکہ جانوروں کا انتظام کیا جا سکے۔

(افسر دار الضیافت ربوہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱ر جنوری کو مکرم کیپٹن طاہر نواز صاحب کو کراچی میں پہلا بچہ عطا فرمایا۔ نومولود مکرم محمد نواز صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور کا پوتا اور مکرم چوہدری منور احمد صاحب آف (ہر مارشیل) کراچی کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو بابرکت اور لمبی عمر عطا فرمائے اسے نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (آمین)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۷۲ء بروز بدھ اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر سرگودھا فوجی بھرتی کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں امیدوار آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) میں تشریف لے آئیں تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ (ناظر امور عامہ)

عید الاضحی ۲۷ر جنوری کو ہوگی

۱۸ر جنوری کو پیر کے روز ذی الحجہ کا چاند نظر آگیا ہے لہذا عید انشاء اللہ ۲۷ر جنوری بروز جمعرات ہوگی

٭

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴